علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| مضمون | : | اسلامیات (لازمی) |
| سطح | : | میٹرک |
| کورس کوڈ | : | 201 |
| مشق | : | 02 |
| سمسٹر | : | بہار 2025ء |

**سوال نمبر1 وضو اور تیمّم کا مسنون طریقہ تحریر کرنے کے بعد ان کے آداب قلمبند کریں۔**

**جواب:** **وضو:** وضو کے لفظی معنی ہیں روشن چہرے والا۔ وضو میں جسم کے چند اعضاء خاص ترتیب سے دھوئے جاتے ہیں وضو کرنے سے جہاں صفائی اور پاکی حاصل ہوتی ہے وہاں اس کی افادیت رسول اکرمؐ کے فرمان سے معلوم ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ''قیامت کے دن میری امت کی ایک خاص پہچان یہ ہوگی کہ ان کے وہ اعضاء چمکتے ہوں گے جن کو انہوں نے وضو میں روزانہ پانچ وقت دھویا ہے۔ میں ان چہروں اور ہاتھ پیر کی چمک سے ان کو پہچان لوں گا''۔ جو شخص پورے آداب کے ساتھ وضو کرتا ہے اس کے جسم کے تمام چھوٹے چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

**وضو کا طریقہ:** آنحضرتؐ نے نہ صرف وضو کی تعلیم ہی دی بلکہ خود وضو کر کے بھی دکھایا۔ آپؐ سے وضو کا طریقہ جو ثابت ہے وہ درج ذیل ہے۔

وضو کرنے سے پہلے دل میں اس کی نیت کرنی چاہیے۔ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین تین بار دھوئے، پھر تین بار منہ میں پانی ڈال کر کلی کرتے وقت مسواک کرے۔ حدیث میں مسواک کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرے اور منہ میں پانی لے کر غرارہ کرے کہ حلق تک منہ صاف ہو جائے۔ روزے کی حالت میں غرارہ نہ کرنا چاہیے کلی کرنے کے بعد تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے صاف کرے۔ پھر اس کے بعد تین بار منہ دھوئے۔ منہ دھونے کا مطلب یہ ہے کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک جتنا حصہ ہے وہ سب تین بار دھوئے۔ اگر گھنی ڈاڑھی ہو تو انگلیوں سے اس میں خلال کرے تاکہ بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ جائے۔ ہلکی ڈاڑھی میں تو خود ہی پانی پہنچ جاتا ہے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین بار دھوئے۔ پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ دھوئے۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہو یا عورتوں کے ہاتھ میں چوڑی ہو تو اس کو ہلا لینا چاہئے تاکہ اس کے نیچے پانی پہنچ جائے۔ اس کے ساتھ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر خلال کرے۔ پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے۔ پھر کان کا مسح کرے گردن کا مسح ضروری نہیں۔ مسح کے بعد دونوں پیر ٹخنوں تک تین تین بار دھوئے۔ اس میں بھی ہاتھ کی طرح پہلے داہنا پیر دھوئے پھر بایاں۔ اور پیر کی انگلیوں کے درمیان ہاتھ کی چھوٹی انگلی ڈال کر خلال کرے تاکہ پانی انگلیوں کے درمیان میں پہنچ جائے۔ وضو کرتے وقت یہ خیال رہے کہ ایک عضو کے دھونے میں اتنی تاخیر نہ ہو کہ دوسرا عضو خشک ہو جائے، وضو کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

**''اشھدان لا الہٰ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المطھرین''**

**وضو کے آداب:** وضو کے آداب درج ذیل ہیں۔

ا۔ کسی اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا تاکہ جسم اور کپڑوں پر چھینٹے نہ پڑیں۔

۲۔ قبلہ رخ ہو کر وضو کرنا۔

۳۔ وضو کرنے میں بغیر کسی مجبوری کے کسی سے مدد نہ لینا یعنی خود سے وضو کا پانی لینا اور وضو کرنا چاہئے اگر کوئی شخص خود پانی دے دے یا وضو کے لیے کنویں یا حوض سے پانی نکال دے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن بغیر عذر کے اس کی توقع رکھنا یا انتظار کرنا کہ کوئی اور پانی دے تو وضو کریں مکروہ ہے۔

۴۔ ناک میں اچھی طرح پانی ڈالنا اور اسے صاف کرنا۔

۵۔ وضو کے درمیان باتیں نہ کرنا۔

۶۔ اگر ہاتھ یا پیر میں انگوٹھی یا چھلا یا ناک میں کیل یا کوئی زیور ہو تو وضو کے وقت اسے ہلا لینا چاہیئے تاکہ اس کے نیچے پانی پہنچ جائے۔ اگر انگوٹھی، چھلا یا جوڑی یا کیل بہت تنگ ہو تو اس کا ہلانا بہت ضروری ہے یعنی واجب ہے۔

۷۔ وضو کے بعد دعا پڑھنا۔

۸۔ وضو کرتے وقت سلام نہیں کرنا چاہیے اگر کوئی کرے تو جواب دینا بہتر ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**تیمّم کا طریقہ:** تیمّم کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر تیمّم کی نیت کرے، تیمّم کی نیت کا مطلب یہ ہے کہ دل میں پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے۔ پھر ہاتھوں کو ہتھیلی کی طرف سے مٹی پر مارے، اور پھر ہاتھوں کو منہ پر مل ڈالے۔ اگر ہاتھ میں مٹی زیادہ لگ گئی ہو تو اس کو جھاڑ ڈالے۔ پھر دوبارہ ہاتھوں کی ہتھیلی کی طرف سے مٹی پر مار کر ہاتھوں کو کہنیوں سمیت خوب اچھی طرح ملے۔ ہاتھ ملتے وقت پہلے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے ملے پھر بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے ملے۔ منہ پر ہاتھ پھیرتے وقت داڑھی میں خلال کر لینا بھی سنت ہے۔

وضو اور غسل دونوں کے لئے ایک ہی طرح تیمّم کیا جائے گا اور ایک ہی تیمّم دونوں کے لئے کافی ہے۔

**کن چیزوں سے تیمّم جائز ہے:** پاک مٹی، پتھر، کنکر، ریت، چونا مٹی کی یا پکی اینٹ، گیرو مٹی، پتھر یا اینٹ کی دیوار اور مٹی کے کچے پکے برتن، اگر ان پر روغن نہ چڑھایا گیا ہو۔ اگر کسی لکڑی یا کپڑے اور پاک چیز پر گرد پڑ گئی ہو تو اس سے بھی تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

**تیمّم کب کرنا چاہئے:** تیمّم ہر وقت جائز نہیں ہے بلکہ اس کے جائز ہونے کے لے ان شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱۔ پانی ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو۔

۲۔ کنواں موجود ہو لیکن اس سے پانی نکالنے کا کوئی سامان نہ ہو۔

۳۔ پانی کے پاس کوئی موذی جانور یا کوئی دشمن ہو کہ قریب جانے پر اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

۴۔ اگر ریل یا ہوائی جہاز یا موٹر پر سوار ہو اور اس پر پانی نہ مل سکتا ہو یا وضو کرنے کا موقع نہ ہو یا اگر پانی لینے میں سواری کے چھوٹ جانے کا ڈر ہو، ٹرین وغیرہ پر اگر پانی میسر نہ ہو تو اگر اس کی دیواروں وغیرہ پر گرد پڑی ہو تو اس سے تیمّم کرنا جائز ہے۔

۵۔ پانی کے استعمال سے مرض کے بڑھنے یا پیدا ہو جانے یا صحت پر بہت برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہو مگر اس سلسلہ میں خواہ مخواہ وہم کی بنا پر تیمّم نہیں کرنا چاہیے تیمّم اس وقت کرنا چاہئے جب مرض بڑھ جانے یا پیدا ہونے کا یقین یا تجربہ ہو۔ مثلاً بعض لوگوں کو جاڑوں میں ٹھنڈے پانی کے استعمال سے نقصان پہنچتا ہے۔ ایسے لوگوں کو گرم پانی سے وضو یا غسل کرنا چاہئے۔ اگر یہ نہ مل سکے یا اس سے بھی نقصان کا اندیشہ ہو تو تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

۶۔ تھوڑا سا پانی ہو اگر اس سے وضو کر لیتا ہے تو پیاسا رہ جائے گا یا کھانے پکانے میں تکلیف کا اندیشہ ہو۔

۷۔ پانی موجود ہو مگر وہ خود اٹھ کر نہ لے سکتا ہو اور دوسرا دینے والا بھی موجود نہ ہو۔

۸۔ وضو یا غسل کرنے میں کسی ایسی نماز کے چلے جانے کا اندیشہ ہو جن کی قضا نہیں ہے۔ مثلاً عیدین، نماز جنازہ ان تمام صورتوں میں وضو یا غسل کی بجائے تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

**سوال نمبر 2۔ نماز کے ارکان اور نماز پڑھنے کا طریقہ مفصل تحریر کریں۔**

**جواب۔**

اسلام کے ارکان انہیں ارکان الدین بھی کہا جاتا ہے۔ دین اسلام میں یہ ارکان بنیادی اصول ہیں۔ انہیں فرائض بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا ذکر حدیث جبریل میں واضح طور پر کیا گیا ہے۔

ارکانِ اسلام پانچ ہیں، جن میں پہلا رُکن اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم ﷺ کی نبوت اور رِسالت کا اِقرار ہے۔ دُوسرا رُکن نماز، تیسرا روزہ، چوتھا زکوٰۃ اور پانچواں حج ہے۔ ان اَرکانِ خمسہ میں سے ہر ایک کے بارے میں متعدد آیات اور اَحادیث وارِد ہوئی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’اِسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قایم ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ آ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ کے رسول ہیں، نماز قایم کرنا، زکوٰۃ ﷺ دینا، رمضان مبارک کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا اُس شخص کے لیے جو اُس تک جانے کی طاقت رکھتا ہو۔‘‘ (جامع الترمذی)

اِن پانچ اَرکان کو ایک مومن کی شخصیت سنوارنے اور اس کا مثالی کردار بنانے میں بہت بڑا دخل ہے۔ سب سے پہلے رُکن کلمہ شہادت کو لے لیجیے، جس کے ذریعے ایک مومن اَپنے رَب کی وحدانیت کا اِقرار کر کے مخلوق کی عبودیت سے آزاد ہو جاتا ہے اور نبی کریم ﷺ کی رِسالت کا اِقرار کر کے زِندگی گزارنے کا رَاستہ متعین کر لیتا ہے۔ یہ ایمان کی بنیاد اور یہی وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر باقی اَرکان اور اِسلامی تعلیمات کا دارومدار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم نے عقیدہ توحید اور رِسالت پر بہت زور دِیا ہے اور سیکڑوں آیات میں اسے بیان کیا گیا ہے۔ اِرشادِ باری ہے ’’اللہ تعالیٰ نے خود اِس بات کی شہادت دِی ہے کہ بجز اس کے کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے بھی اس کی شہادت دِی اور اہلِ علم نے بھی اس کا اِقرار کیا۔ اُس کی شان یہ ہے کہ وہ انصاف کے ساتھ کارخانہ عالم کا انتظام کرنے والا ہے۔‘‘ (آلِ عمران)

**نماز کی ضرورت و اہمیت:**۔ یوں تو جتنی عبادتیں اسلام میں فرض کی گئیں ہیں وہ ساری اپنی اپنی جگہ ضروری اور اہم ہیں، مگر نماز کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم فل پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

اسلام کا ایکا یسا رکن ہے جو ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو یا عورت، امیر ہو یا غریب، اور ہر حالت میں فرض ہے خواہ انسان تندرست ہو کہ بیمار، کمزور ہو کہ طاقتور، مقیم ہو یا مسافر، حالت جنگ میں ہو یا امن کی حالت میں ہو۔آدمی کے ہوش وحواس جب تک درست ہیں مرتے دم تک نماز معاف نہیں۔اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھ لے۔ بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکتا ہو تو لیٹ کر پڑھے۔اگر لیٹ کر بدن کو حرکت نہیں دے سکتا تو اشاروں سے پڑھے۔غرض کسی حالت میں نماز معاف نہیں ہے۔ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ بچہ جب سات برس کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھاؤ اور اگر دس سال کا ہو کر نہ پڑھے تو اسے ڈانٹ کر پڑھاؤ۔

قرآن حکیم میں نماز کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔قرآن کریم میں ہے کہ مسلمانوں پر نماز مقرر وقت پر فرض کی گئی ہے۔نماز میں سستی کرنے والوں کو قرآن نے منافق کہا ہے۔حدیث میں آتا ہے کہ جس نے ٹھیک سے وضو کیا اور خوب دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکے چھوٹے چھوٹے گناہ معاف کردے گا۔

رسول اکرمؐ نے کبھی نماز ترک نہیں فرمائی۔فرض نمازوں کے علاوہ آپ نفل نمازیں اتنی زیادہ پڑھتے تھے کہ پڑھتے پڑھتے آپکے پاؤں مبارک پر ورم آجاتا تھا۔

آپؐ کی وفات سے ایک سال پہلے بنو ثقیف کا وفد آپ کی خدمت میں اسلام قبول کرنے کیلئے آیا مگر انہوں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے نماز چھوڑنے کی اجازت چاہی آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

''اس دین میں کوئی بھلائی نہیں جس میں نماز نہیں''

ایک موقع پر ارشاد فرمایا۔

''بندے اور کفر کے درمیان نماز حائل ہے''

یعنی جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی گویا وہ کفر میں داخل ہو گیا دوسری حدیث میں ہے۔

''جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی دی اس نے کفر کیا''

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگتا ہے کہ آپؐ نے وفات سے تھوڑی دیر پہلے صحابہ کرامؓ کو جو آخری وصیت فرمائی وہ یہ تھی کہ نماز کا خیال رکھنا۔

**سوال نمبر 2 تیمّم کب کرنا چاہئے اور کن چیزوں سے جائز ہے۔**

**جواب۔**

**تیمّم کا طریقہ:** تیمّم کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر تیمّم کی نیت کرے۔ تیمّم کی نیت کا مطلب یہ ہے کہ دل میں پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے۔ پھر ہاتھوں کو ہتھیلی کی طرف سے مٹی پر مارے، اور پھر ہاتھوں کو منہ پر مل ڈالے۔ اگر ہاتھ میں مٹی زیادہ لگ گئی ہو تو اس کو جھاڑ ڈالے۔ پھر دوبارہ ہاتھوں کی ہتھیلی کی طرف سے مٹی پر مار کر ہاتھوں کو کہنیوں سمیت خوب اچھی طرح ملے۔ ہاتھ ملتے وقت پہلے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے ملے پھر بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے ملے۔ منہ پر ہاتھ پھیرتے وقت داڑھی میں خلال کر لینا بھی سنت ہے۔

وضو اور غسل دونوں کے لئے ایک ہی طرح تیمّم کیا جائے گا اور ایک ہی تیمّم دونوں کے لئے کافی ہے۔

**کن چیزوں سے تیمّم جائز ہے:** پاک مٹی، پتھر، کنکر، ریت، چونا، مٹی کی یا کچی اینٹ، گیرو، مٹی، پتھر یا اینٹ کی دیوار اور مٹی کے کچے پکے برتن، اگر ان پر روغن نہ چڑھایا گیا ہو۔اگر کسی لکڑی یا کپڑے اور پاک چیز پر گرد پڑ گئی ہو تو اس سے بھی تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

**تیمّم کب کرنا چاہئے:** تیمّم ہر وقت جائز نہیں ہے بلکہ اس کے جائز ہونے کے لئے ان شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱۔ پانی ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو۔

۲۔ کنواں موجود ہو لیکن اس سے پانی نکالنے کا کوئی سامان نہ ہو۔

۳۔ پانی کے پاس کوئی موذی جانور یا کوئی دشمن ہو کہ قریب جانے پر اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

۴۔ اگر ریل یا ہوائی جہاز یا موٹر پر سوار ہو اور اس پر پانی نہ مل سکتا ہو یا وضو کرنے کا موقع نہ ہو یا اگر پانی لینے میں سواری کے چھوٹ جانے کا ڈر ہو، ٹرین وغیرہ پر اگر پانی میسر نہ ہو تو اگر اس کی دیواروں وغیرہ پر گرد پڑی ہو تو اس سے تیمّم کرنا جائز ہے۔

۵۔ پانی کے استعمال سے مرض کے بڑھنے یا پیدا ہو جانے یا صحت پر بہت برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہو مگر اس سلسلہ میں خواہ مخواہ وہم کی بنا پر تیمّم نہیں کرنا چاہیے تیمّم اس وقت کرنا چاہئے جب مرض بڑھ جانے یا پیدا ہونے کا یقین یا تجربہ ہو۔مثلاً بعض لوگوں کو جاڑوں میں ٹھنڈے پانی کے استعمال سے نقصان پہنچتا ہے۔ایسے لوگوں کو گرم پانی سے وضو یا غسل کرنا چاہئے۔اگر یہ نہ مل سکے یا اس سے بھی نقصان کا اندیشہ ہو تو تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

۶۔ تھوڑا سا پانی ہو اگر اس سے وضو کر لیتا ہے تو پیاسا رہ جائے گا یا کھانے پکانے میں تکلیف کا اندیشہ ہو۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس ،پی ایچ ڈی ،ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

۷۔ پانی موجود ہو مگر وہ خود اٹھ کر نہ لے سکتا ہو اور دوسرا دینے والا بھی موجود نہ ہو۔

۸۔ وضو یا غسل کرنے میں کسی ایسی نماز کے چلے جانے کا اندیشہ ہو جن کی قضا نہیں ہے۔ مثلاً عیدین ،نماز جنازہ ان تمام صورتوں میں وضو یا غسل کی بجائے تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

**سوال نمبر 3 روزہ کی روح کیا ہے؟ روزہ کے مکروہات اور قضا و کفارہ کی تفصیلات بیان کریں۔**

**جواب:**

**روزے کی اہمیت و فضیلت:** جب ہم روزے کی فضیلت کا ذکر کرتے ہیں تو دو چیزیں ذہن میں اُبھرتی ہیں۔ بعض لوگ رمضان کی فضیلت کو ہم معنیٰ سمجھتے ہیں، لیکن اگر بنظرِ غائر قرآن و حدیث کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ماہِ رمضان کی فضیلت ایک الگ پہلو ہے اور روزے کی فضیلت ایک جدا موضوع ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جس طرح "رمضان" تمام مہینوں سے افضل ہے اسی طرح روزہ بھی عبادات میں افضل ترین نہیں تو افضل تر ضرور ہے۔ روزہ دار کی جو قدر و منزلت خدا کی نگاہ میں ہے۔ اسے حدیث کے الفاظ ہی میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

ابن آدم ہر عمل اپنے لئے کرتا ہے مگر روزہ صرف میری خاطر رکھتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، روزے دار کے منہ کی بُو خدا تعالیٰ کے نزدیک مشک وعنبر سے بھی زیادہ فرحت افزا ہے۔

ذرا غور کیجئے کہ وہ خالق و مالک ، وہ جبار و قہار اپنے حقیر بندے کی کتنی تعظیم کرتا ہے کہ ہمارے منہ کی بُو بھی اسے کستوری سے زیادہ پاکیزہ معلوم ہوتی ہے۔

روزے دار کی دوسری فضیلت آپ ﷺ نے یہ فرمائی:

روزے دار کے لئے دو خوشی کے مواقع ہیں۔ پہلا موقع تو وہ ہے جب ہر شام وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اسے ایک خاص روحانی خوشی ہوتی ہے اور دوسرا موقع وہ ہے کہ جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے بہت خوش ہو گا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "نمازی کو جنت میں داخل ہونے کے لئے "باب الصلوۃ" سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہد ہے اسے "باب الجہاد" سے ندا دی جائے گی۔ جو شخص روزے دار ہے اسے "باب الریّان" سے پکارا جائے گا۔ جو صاحب الصدقہ ہے اسے "باب الصدقہ" سے جنت میں داخلے کی دعوت دی جائے گی۔"

سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، جنت میں ایک دروازہ ہے جسے "ریان" کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اس دروازے سے صرف روزے دار جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے علاوہ کسی دوسرے کو اس دروازے سے داخل ہونے کی اجازت نہ ہو گی۔ فرشتے پکاریں گے روزے دار کہاں ہیں؟ روزے دار اس آواز کو سن کر جنت میں داخل ہونے کے لئے اس دروازے کی طرف بڑھیں گے اور جب روزے دار جنت میں ہو جائیں گے تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا۔ پھر کوئی شخص اس دروازے سے داخل نہ ہو سکے گا۔ روزے کی فضیلت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ قیامت کے دن روزے داروں کو امتیازی حیثیت سے جنت میں بھیجا جائے گا۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

کہ جو شخص لوجہ اللہ ایک دن کا روزہ رکھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک روزے کی برکت سے اس کے چہرے کو ستر برس مدّت کی مسافت تک آگ سے دور کر دیتا ہے۔

اس سے یہ اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ اگر ایک روزہ رکھنے والا آگ سے اس قدر دور مسافت پر ہو سکتا ہے تو رمضان المبارک کے سارے روزے رکھنے والا کس قدر عظیم ثواب اور انعام کا مستحق ہو گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

کہ جس شخص نے ایمان اور ایقان کی دولت سے سرشار ہو کر رمضان کے روزے پورے کر لئے اس کے پچھلے گناہ سب معاف ہو جائیں گے۔

ایک اور جگہ آپ ﷺ نے فرمایا:

کہ جس نے رمضان کو ایمان اور احتساب سے پورا کر لیا وہ اپنے گناہوں سے اس طرح بری ہوتا ہے جیسے اس کی ماں نے آج ہی اسے جنا ہے۔

روزے دار کے لئے یہ خوشخبری کس قدر عظیم ہے کہ رمضان المبارک کے پہلے دس دن خدا تعالیٰ کی رحمت کا باعث ہیں۔ "اوّلہ رحمۃ" اگلے دس دن اس کی مغفرت کے لئے مقرر ہیں "اوسط مغفرہ" اور آخری دس دن دوزخ سے نجات حاصل کرنے کا پروانہ ہیں "آخرہ عتق من النار" یہ فضیلت بھی روزے دار کے حصے میں آئی ہے کہ ماہِ رمضان کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں ایک رات ایسی ہے جس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے "وہ لوگ جو تنومند اور توانا ہو کر بھی روزہ رکھنے کی سعادت سے محروم رہتے ہیں کتنے بد بخت اور بد نصیب ہیں کہ وہ اس رات کی فضیلتوں سے اپنی جھولیاں نہیں بھرتے اور کتنے خوش نصیب اور با مراد ہیں وہ روزے دار جو اس رات کے انوار اپنے سینوں میں سمیٹ لینے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ یہ وہ رات ہے جس رات جبرائیلؑ اپنے لاؤ لشکر سمیت بندگان خدا کو اپنے آقا کے حضور سربسجود دیکھنے کو زمین پر اتر آتے ہیں۔

رات کی تنہائیوں میں کیونکر آقا و غلام ہم کلام ہوتے ہیں اور آقا اپنے غلاموں پر رحمت اور برکت کی کون سی بارشیں نازل کرتا ہے یہ سب راز و نیاز کی باتیں ہیں۔ ہم

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ،پروپوزل ،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

تو صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ روزے داروں کے لئے رمضان میں اس رات سے بڑھ کر کوئی فضیلت نہیں۔

روزہ کیسی عبادت ہے کہ یہ خود بھی فضیلت ہے اور اس کی افطاری بھی فضیلت ہے۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے:

کہ جس نے کسی روزے دار کی افطاری کا انتظام کیا تو یہ افطاری اس کے گناہوں کے لئے بخشش اور اسے دوزخ سے بچانے کا ذریعہ ہوگی اور جس کی افطاری کروائی گئی، اور جس نے افطاری کروائی ان کے اجر میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی۔ صحابہؓ نے گزارش کی، اے اللہ کے رسول ﷺ ہم سب کو تو کسی کی افطاری کا اہتمام کرنے کی توفیق نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، خدا یہ ثواب اس شخص کو بھی برابر عطا کرتا ہے جو ایک کھجور، پانی کے ایک گھونٹ یا دودھ کی ایک چلّی سے کسی کا روزہ افطار کروا دے۔

ایک جگہ فرمایا: کہ جو شخص کسی روزے دار کو جی بھر کر پانی پلا دے (یا پُر تکلف افطاری کا اہتمام کرے) تو خدا تعالیٰ اس کو میرے حوض کوثر سے اس طرح سیراب کریں گے کہ جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس محسوس نہ ہوگی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ جب روزہ افطار کرنا چاہو تو کھجور سے افطار کرو کیونکہ یہ باعثِ برکت ہے۔ اگر کھجور میسر نہ آئے تو پانی سے چھوڑ لو، یہ باعثِ طہارت ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے سعد بن معاذ کے پاس روزہ افطار کیا اور فرمایا:

تمہارے پاس روزہ داروں نے روزہ افطار کیا اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور تم پر فرشتوں نے دعا کی۔

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے اُم عمارہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: کہ جب چھ لوگ کسی روزہ دار کے ہاں روزہ افطار کریں تو فرشتے اس روزہ دار پر درود بھیجتے ہیں۔

جب تک وہ افطاری سے فارغ نہ ہو جائیں۔ یا جب تک افطاری والوں کا پیٹ نہ بھر جائے۔

ایک روایت میں ہے: خدا تعالیٰ کو وہ بندہ سب سے زیادہ محبوب ہے جو افطاری میں جلدی کرتا ہے۔

ایک جگہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک کہ وہ افطاری میں جلدی کریں گے۔

ایک جگہ فرمایا: کہ یہ دین اس وقت تک دوسرے تمام دینوں پر غالب رہے گا جب تک لوگ افطاری میں جلدی کریں گے!

اب تصور کیجئے کہ خدا نے ہمیں روزے کا حکم دیا مگر ساتھ ہی اس کی منشا یہ ہے کہ اس کے بندے حد سے زیادہ تکلیف نہ اُٹھائیں۔ لہٰذا اس آسانی اور سہولت کو بھی ایک انعام قرار دیا۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ افطاری میں جلدی ہی اصل بھلائی اور نیکی کی راہ ہے۔ روزہ جلدی افطار ہم کریں، اپنی پیاس ہم بجھائیں اور ساتھ اس کی رحمت اور برکت کے مستحق قرار پائیں۔

روزہ خود بھی برکت، اس کے لئے سحری کھانا بھی برکت اور روزہ افطار کرنا بھی برکت ہے۔ سحری اور افطار کی خوراک اگرچہ ویسی ہی ہوتی ہے جو ہمارے روزمرّہ کے معمولات میں داخل ہے مگر روزے دار کے لئے یہ بھی باعثِ فضیلت بن جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

تم سحری ضرور کھایا کرو کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

ایک جگہ فرمایا: کہ دن کا روزہ رکھنے کے لئے سحری کے کھانے سے مدد لیا کرو۔

یہ بات بھی سحری کھانے کی ترغیب کے لئے کہی گئی۔ ایک جگہ فرمایا: کہ سحری تم پر لازم ہے کیونکہ وہ مبارک کھانا ہے۔

ایک جگہ فرمایا: سحری کا کھانا پینا سب برکت ہے لہٰذا تم اسے ہرگز نہ چھوڑو۔ خواہ انسان پانی کا ایک گھونٹ پی کر ہی سحری کیوں نہ کرے (یعنی اگر کھانے کی حاجت نہیں تو پھر بھی کم از کم پانی کا ایک گھونٹ ضرور پی لینا چاہئے) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

کھانا ہم کھاتے ہیں۔ رب العزت کی انواع و اقسام کی نعمتوں پر ہاتھ ہم صاف کرتے ہیں۔ مگر لذتِ کام و دہن اور زبان کے چٹخارے کے ساتھ ساتھ اس کی رحمتوں اور برکتوں کے سزاوار بھی گردانے جاتے ہیں۔ الحمدللہ! دل سے ایک صدا اُٹھتی ہے۔ مولا یہ تیرا اتنا بڑا کرم ہے، یہ بے پایاں انعام، یہ تیری رحمتوں کے خزینے، یہ تیری برکتوں کے خزینے، یہ تیری برکتوں کی موسلا دھار برسنے والی بارشیں۔ ہم عاجز بندوں پر، ہم گنہگار اور پاپی انسانوں پر! مولا تو کتنا عظیم ہے! مولا تو کتنا کریم ہے! مولا تو کیسا خالق و مالک اور آقا ہے! ہم نے دیکھا ہے کہ اس دنیا میں انسان دولت کے چند سکوں کی شہہ پا کر انسان کو انسان نہیں سمجھتے! مگر تو قادرِ مطلق ہو کر بھی! علٰی کل شی ءقدیر ہو کر بھی، جبار و قہار ہو کر بھی۔ اپنے بندوں پر درود بھیجتا ہے۔ تو ہی نہیں تیری نورانی مخلوق بھی ان بندوں پر درود بھیجتی ہے جو سحری کھا کر اپنے ہی پیٹ کی آگ بجھاتے ہیں۔ یہ تیرا کتنا بڑا کرم ہے کہ تو ان بندوں کو اپنے سلام اور درود کا مستحق جانتا ہے۔ جو سارا سال تیری یاد سے غافل رہتے ہیں۔

**مکروہاتِ روزہ:** (۱) بلا ضرورت کوئی چیز چکھنا یا چبانا۔ (۲) کلی کرنے یا ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا۔

(۳) استنجا میں مبالغہ کرنا۔ (۴) منہ میں پانی دیر تک رکھنا۔

(۵) منہ میں تھوک جمع کرکے نگل جانا۔ (۶) سحری کھانے میں اتنی دیر کرنا کہ صبح ہونے کا اندیشہ ہو جائے۔

(۷) کوئلہ چبا کر دانت مانجنا۔ (۸) افطار بہت تاخیر سے کرنا۔

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

(۹) روزہ میں غیبت کرنا' جھوٹ بولنا' فحش گوئی یعنی گالی گلوچ کرنا (وغیرہ)

(۱۰) روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ یا منجن استعمال کرنے سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے اور اگر حلق سے نیچے اتر جائے تو فاسد ہوجاتا ہے (فتاویٰ شامی جلد 2 صفحہ 416)

*روزے کی حالت میں اتنا خون دینا جس سے کمزوری آجائے مکروہ ہے (عالمگیری، جلد 1 صفحہ 200)

*ضرورتِ شدیدہ کے بغیر روزے کی حالت میں دانت یا داڑھ نکلوانا مکروہ ہے (شامی جلد 2 صفحہ 396)

*جماع کے محرکات یعنی شہوت کے ساتھ بوسہ لینا، شہوت کے ساتھ دیکھنا وچھونا، فحش مناظر دیکھنا وغیرہ یہ سب کام مکروہ ہیں (حجۃ اللہ البالغہ، جلد 2 صفحہ 141)

*غیبت کرنے، چغل خوری کرنے، دھوکہ دینے، جھوٹی قسم کھانے، جھوٹی گواہی دینے، ظلم کرنے، فحش گوئی کرنے اور بے پردگی کرنے سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے (سنن ابن ماجہ، صفحہ 141)

**سوال نمبر 4 زکوۃ کی تعریف لکھیں نیز زکوۃ کی حیثیت اور اثرات کی وضاحت کریں۔**

**جواب:**

اسلام کا اپنا ایک معاشی نظام ہے جس کے قواعد ضوابط وحی الٰہی کی صورت میں قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ اس نظام کا ایک رکن زکوۃ ہے جو یقیناً اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک اور قربت خداوندی کا ایک اہم ذریعہ ہے لیکن ان روحانی فائدوں کے ساتھ ساتھ اگر اس کی اقتصادی کیفیت کو بھی اجاگر کیا جائے تو یقیناً مسلمانوں میں اس تعلق سے ایک بیداری بھی پیدا ہوگی اور پھر اس نظام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش بھی۔ موجودہ معاشی بحران نے اس نظام کی اہمیت کو ان لوگوں پر آشکارا کردیا ہے جو اسلام کو زمانے سے ہم آہنگ ماننے سے انکار کرتے رہے ہیں۔

حضور ﷺ نے اپنے مختصر وقت میں جو عظیم انقلابات برپا کئے ان میں سے ان کا سیاسی اور معاشی انقلاب بھی ایک معجزہ ہے۔ مدینہ ہجرت کے بعد بہت قلیل عرصے میں احکام "زکوۃ" پر عمل کی صورت میں لوگوں کی معاشی حالت تبدیل ہونے لگی۔ حضور ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اگر کسی شہر میں ایک آدمی بھی بھوکا سو گیا تو اللہ کی حفاظت اس شہر سے اٹھالی جاتی ہے۔ (مسند امام احمد) اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسلام کے اس معاشی نظام کے تحت نہ تو کوئی مسلمان ہی بھوکا رہے گا اور نہ ہی کوئی غیر مسلم۔ گویا کہ اس حدیث کے رو سے حضور ﷺ نے زکوۃ کی صورت میں سب سے پہلا عالمی رفاہی نظام قائم کیا۔ اس نظام کا کرشمہ تھا کہ حضور ﷺ کے آخری ایام میں پورے جزیرہ نمائے عرب میں سیاسی اور معاشی استحکام قائم ہوگیا تھا۔ حضرت عمر کے زمانے میں یہ نظام اپنے عروج پر تھا۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ اس زمانے مشکل سے کوئی ایسا آدمی تھا جو صدقہ وصول کرنے کا مستحق ہو۔

لیکن پھر کیا ہوا وہی مسلم قوم جس میں زکوۃ کا مستحق نہیں ملتا تھا آج اس کی حالت زار یہ ہے کہ قدرتی وسائل کی بھرمار کے باوجود مسلم اکثریت معاشی بحران اور پسماندگی کا شکار ہے۔ مسلم اور غیر مسلم سوال پوچھتے ہیں: "اگر حضور ﷺ اور ان کے صحابہ کے ذریعہ رائج کردہ نظام کی یہ خاصیت تھی تو پھر یہ نظام کیوں نہیں پھلا پھولا اور آج کہ طاق نسیاں کی کیوں نذر ہوگیا؟ جواب سادہ ہے "وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر * ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر۔" مطلب یہ کہ ہم نے قوانین الٰہی کی جگہ اپنے خواہشات کو حاکم بنادیا اور اندھی تقلید اور عیش و مستی کے نشے میں ہم نے انسانی وضع کردہ طریق زندگی اور معیشت کو اپنا پیشوا تسلیم کرلیا۔

**زکوۃ کی تعریف:** عربی زبان میں زکوۃ کے معنی پاک کرنے، اور ترقی دینے کے ہیں۔ لیکن شریعت (اسلامی قانون) میں اس سے مراد وہ مقررہ مال ہے جو مقررہ وقت پر، مقررہ شرطوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نام پر ناداروں اور مسکینوں وغیرہ کو دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے اپنے مال کا ایک حصہ نکال کر غریبوں مسکینوں کو دے دینے سے آدمی کا مال پاک ہوجاتا ہے۔ زکوۃ غریبوں کو سماجی، اقتصادی اور ان کو اپنے پیروں پر کھڑے کرنے کی راہ کے حصول میں ایک امید کی کرن ہے۔ زکوۃ ایک مضبوط معاشرہ کی تشکیل کا ذریعہ ہے۔ زکوۃ غربت کے خاتمے اور انسانی فلاح و بہبود کے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اسلام میں زکوۃ کا حکم سماجی انصاف اور روحانی اور اخلاقی قدروں کو مستحکم کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ جب ایک مسلمان کی بچت نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے تو ایک متعین مقدار (ڈھائی فیصد) غریبوں اور ضرورتمندوں کے زندگیوں میں تبدیلی لانے کے لئے اللہ کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ اس لیے اسلام میں زکواۃ ادا کرنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔

**زکوۃ کی حیثیت:** اسلام میں فرض نماز ادا کرنے کے بعد جس فرض کے ادا کرنے پر سب سے زیادہ زور دیا ہے وہ زکوٰۃ ہے۔ نماز ایسی عبادت ہے جو بدن سے تعلق رکھتی ہے اور زکوۃ مال سے۔ یعنی زکوۃ ادا کرنے کیلئے مال خرچ کرنا پڑتا ہے۔ نماز بندے پر اللہ کا حق ہے اور زکوۃ دوسرے بندوں کا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ترجمہ: "جس کے مال میں مانگنے والے اور محروم کا ایسا حق ہے جو مقرر ہے"

اسلام میں جب نماز اور زکوۃ کو ایک دوسرے کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے، اور دونوں کے ادا کرنے پر برابر زور دیا جاتا ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ بندوں کے حقوق کا بھی پورا خیال رکھا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں 82 آیات کے اندر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے مثلاً حکم دیا گیا ہے۔ ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو"

زکوۃ اسلام کے عبادتوں میں سے ایک اہم عبادت ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن میں زکوۃ کو اٹھائیس جگہ ملا کر بیان کیا ہے۔ اسلامی زکوۃ کی حیثیت ٹیکسوں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی تک کی تمام اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03345504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کے داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے ٹمیٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس/مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

سے مختلف ہے۔اس لئے کہ زکوٰۃ کے بہت سے مقاصد اور انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے بہت سے شعبوں کو محیط ہے۔سب سے پہلے تو ایک عبادت ہے جو اللہ کی رضاء جوئی کا ذریعہ ہے۔اور اس میں نیت کا خالص ہونا ضروری ہے تا کہ یہ اللہ کے نزدیک مقبول ہو۔اور انسان کے دنیا میں نایب بنائے جانے کا بنیادی مقصد یہی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''ہم نے انسان اور جنات کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔(سورہ ذاریات:۶۵)
لیکن اس کے علاوہ بھی اس میں بہت سے اغراض پوشیدہ ہیں:

**زکوٰۃ دینے والے کے حق میں:**

۱۔زکوٰۃ،اس کے ادا کرنے والوں کو بخیلی سے پاک کرتا ہے اور اس کو مال کی غلامی ازادی عطا کرتا ہے۔یہ دونوں مرض باطنی (روحانی) بیماریوں میں خطرناک ہیں جس کی وجہ سے انسان بدبختی کا شکار ہو جاتا ہے۔اس لئے اللہ نے ارشاد فرمایا:''جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جاوے ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''(الحشر:۹۵/۹)

۲۔زکوٰۃ اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے کی مشق ہے۔

۳۔زکوٰۃ اللہ کے نعمت کا شکریہ ہے اور دل کو دنیا کی محبت سے پاک کرنے اور روح کو مجلیٰ اور مال کو پاکیزہ کرنے دوا ہے۔

**زکوٰۃ لینے والے کے حق میں:**

۱۔زکوٰۃ لینے اپنی ضرورت سے آزاد ہو جاتا ہے خواہ ہو مادی ضرورت ہو جیسے کھانا، پہننا اور رہائش، یا نفسانی ضرورت جیسے شادی یا پھر معنوی ضرورت ہو جیسے علمی کتابوں کی فراہمی۔اس لئے مال زکاہ ان تمام ضرورتوں میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔

۲۔زکوٰۃ آخذ (لینے والا) کو حسد و عداوت اور بغض و کینہ سے پاک کرتا ہے۔اس لئے ایک فقیر اور ضرورتمند جب اپنے اردگرد لوگوں کو پرسکون اور عیش کی زندگی میں دیکھتا ہے اور وہ لوگ اس کے لئے دست تعاون بھی اس کے لئے دراز نہیں کرتے ہیں،تو بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ اس کا دل کینہ اور حسد سے محفوظ رہ جائے۔پھر اس وجہ سے بھائی چارے دیواریں متزلزل ہونے لگتی ہیں اور محبت کے جذبات سرد پڑنے لگتے ہیں اور معاشرہ کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔

**زکوٰۃ کے اثرات:** حضورؐ کی پاک زندگی میں جب کوئی شخص آپؐ سے اسلام کے احکام اور مسئلے پوچھتا تو آپؐ ہمیشہ نماز کے بعد زکوٰۃ کو دوسرا درجہ دیتے۔حضورؐ کے ایک صحابی حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے مجھ سے تین کاموں کا وعدہ لیا یعنی یہ کہ۔

۱۔ میں ہمیشہ نماز پڑھوں گا۔ ۲۔ جب مجھ پر زکوٰۃ واجب ہوگی تو زکوٰۃ ادا کروں گا۔ ۳۔ میں تمام مسلمانوں کی بھلائی چاہوں گا۔

9 ہجری میں جب آپؐ نے اپنے صحابی حضرت معاذ بن جبلؓ کو اسلام کا مبلغ بنا کر یمیں بھیجا تو ان سے فرمایا،وہاں جا کر لوگوں کو پہلے توحید کی دعوت دینا، پھر انہیں نماز کے فرض سے آگاہ کرنا اور پھر یہ بتانا کہ

''اللہ تعالیٰ نے ان کے مال پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے دولت مندوں سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا:اللہ تعالیٰ سے ڈرو،اپنی پانچوں وقت کی نماز پڑھو اور نماز ماہ رمضان آئے تو روزہ رکھو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکم کی پیروی کرو،تو جنت میں جاؤ گے۔

اسلامی زکوٰۃ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ایک طرف تو یہ انفرادی عبادت ہے جب کہ دوسری طرف یہ ایک سماجی فلاح و بہبود کی ایک بہترین ویلفیئر اسکیم ہے۔

۱۔زکوٰۃ معاشرہ اور سماج تحفظ کے لئے ایک جامع اور مکمل نظام ہے۔حضرت امام زہری نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو زکوٰۃ کے تعلق سے جو خط لکھا تھا اس کا تذکرہ اس طرح تھا:''اس میں ایک حصہ اپاہج اور معذور لوگوں کا ہے،ایک حصہ مسکین کے لئے جو زمین پر چلنے پھرنے پر قادر نہ ہو،ایک حصہ ان مسکینوں کے لئے جو مانگتے ہیں اور کھانا طلب کرتے ہیں،ایک حصہ ان لوگوں کے لئے جو قید میں ہیں اور ان کا کوئی نہیں ہے،ایک حصہ ان مسکینوں کے لئے جو مسجد میں آتے ہیں لیکن انکی کوئی متعین تنخواہ نہیں ہے اور نہ ہی وہ لوگوں سے مانگتے ہیں،ایک حصہ اس شخص کے لئے جو دین کی وجہ سے فقیر ہو گیا ہو اور حصہ ان مسافروں کے لئے جن کا کوئی ٹھکانہ نہ ہو۔

۲۔زکوٰۃ معاشی اور اقتصادی ترقی راہ میں زبردست کردار ادا کرتا ہے۔اس لئے مسلمان جب اپنا مال جمع کرتا ہے تو اس کو خواہی نہ خواہی اس میں ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں لگانا پڑتا ہے جو مال میں مسلسل قلت کا شکار ہوتا رہتا ہے۔اس لئے وہ اس مال کو تجارت میں لگاتا ہے تا کہ نفع سے زکوٰۃ ادا کی جائے۔اس طرح سے مال اس کے خزانے سے نکل کر مارکیٹ میں گردش کرنے لگتا ہے۔اور معاشی ترقی کی رفتار تیز ہو جاتی ہے جس سے پوری امت فائدہ اٹھاتی ہے۔

۳۔زکوٰۃ لوگوں میں تفرقوں کے کم کرنے کا سبب ہے۔اس لئے کہ اسلام نے رزق میں تفاوت بنایا ہے اس لئے لوگوں کے اپنی صلاحیتوں اور طاقتوں میں اختلاف ہے لیکن اس نے اس کی قطعا اور زبردست انداز میں مخالفت کی ہے کہ لوگ دو طبقوں میں بٹ جائیں اس طرح کہ ایک تو باغ جنت میں زندگی گزارے اور دوسرا آگ کے انگاروں پر اپنی جان جاں آفریں کے سپرد دے۔بلکہ اسلام فقراء کو اغنیاء کے باغ جنت میں ساجھی بناتا ہے اور اغنیاء کو اس بات کا پابند بناتا ہے وہ ان محتاجوں اتنی چیز دیدیں جو ان کی ضروریات کو پورا کرتا ہو۔اس مقصد کے حصول کے لئے اسلام کے بہت سے وسائل میں ایک زکوٰۃ بھی ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

**سوال نمبر 5 مواخات مدینہ اور میثاق مدینہ پر نوٹ تحریر کریں۔**

**جواب:۔**

**مواخات مدینہ:۔** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرتِ مدینہ کے بعد انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت کا جو رشتہ قائم کیا اس کو ''مواخات مدینہ '' کہتے ہیں۔ہجرت کے بعد درپیش سب سے بڑا مسئلہ مہاجرین کی آبادکاری کا تھا کیونکہ وہ دین کی خاطر اپنا گھر بار اور ساز و سامان سب کچھ چھوڑ آئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سلسلے میں ایک نہایت اہم قدم اٹھاتے ہوئے انصار و مہاجرین کو اسلام کے رشتہ اخوت میں منسلک کر دیا۔ایک مہاجر کو دوسرے انصاری کا بھائی بنا دیا گیا۔انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں سے فیاضی اور ایثار کا جو ثبوت دیا وہ اسلامی و عالمی تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہے۔وہ مہاجرین جو مدینہ آنے کے بعد خود کو تنہا محسوس کر رہے تھے اپنے انصار بھائیوں کے اس ایثار سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنا وطن اور عزیز و اقارب چھوڑنے کا غم بھول گئے۔انصار اور مہاجرین میں ایسا اتحاد و یگانگت پیدا ہوئی جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔کیونکہ مکہ سے مسلمان ہجرت کر کے بے یار و مددگا مدینہ پہنچے نہ تو ان کے پاس کھانے کو کچھ تھا اور نہ ہی ان کے رہنے کے لیے کوئی مکان تھا کیونکہ وہ کفار کے ظلم و ستم کی وجہ سے اپنا ہر چیز مکہ چھوڑ آئے تھے۔آپ ﷺ نے انصار و مہاجرین کو آپس میں ایسے رشتے میں پرو دیا کہ یہ رشتہ اس قدر مضبوط ہوا کہ انصار نے اپنی دولت اور گھر بار سے آدھا آدھا حصہ مہاجرین کو دے دیا مہاجرین نے بھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لیے کوششیں شروع کر دیں اور تھوڑے ہی عرصے میں ان کے پاؤں سنبھل گئے تو انہوں نے انصار سے لیا ہوا مال واپس کر دیا۔

**میثاق مدینہ:۔** مدینے میں یہودیوں کے تین بڑے قبیلے آباد تھے۔(الف) بنو قینقاع۔(ب) بنو قریظہ (ج) بنو نضیر آپ ﷺ نے کوشش کی کہ مسلمان اور یہودی آپس میں مل جل کر امن سے زندگی گزاریں اس لیے یہودیوں کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا جسے میثاق مدینہ کہتے ہیں اس معاہدے کی اہم شرائط مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ یہودی اور مسلمان ان قوموں کے مقابلے میں جن سے کوئی معاہدہ نہیں ایک قوم مانے جائیں گے۔

۲۔ یہودیوں اور مسلمانوں کو مذہبی آزادی ہوگی۔

۳۔ فدیہ اور خون بہا کا پرانا طریقہ رائج رہے گا۔

۴۔ ظلم کرنے والوں کا مقابلہ دونوں مل کر کریں گے۔

۵۔ مدینہ پر حملے کی صورت میں دونوں فریق حملہ آوروں کا مقابلہ کریں گے۔

۶۔ مکہ کے قریش کو یہودی پناہ نہیں دیں گے۔

۷۔ کسی بات پر اختلاف ہو تو آخری فیصلہ حضور اکرم ﷺ کریں گے اس معاہدے سے مدینہ میں اسلامی ریاست قائم ہوگئی۔

**مواخات مدینہ اور میثاق مدینہ میں فرق:** ان دونوں عظیم معاہدوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ مواخات مدینہ میں انصار (مدنی مسلمانوں) اور مہاجرین (مکی مسلمانوں) کے درمیان اخوت اور بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا گیا جب کہ میثاق مدینہ میں مدینہ میں آباد یہودیوں کے ساتھ معاہدہ امن اور مدینہ کی دفاعی حکمت عملی کا معاہدہ کیا گیا۔

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

احمد اکیڈمی 03345504551 Download Free Assignments.com Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ،پروپوزل ،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔